© rasailojaraid.com

54

گفتگو

قرآن گفتگو کے پیرایے' اندازے' موضوعات' خصوصیات کے بارے میں بہت کچھ رہنمائی فراہم کرتا ہے___ اچھی بات کرو' سچی بات کرو' سیدھی بات کرو' بلیغ نصیحت کرو' بہترین نصیحت کرو' مشورہ کرو' اصلاح کرو___ وغیرہ وغیرہ۔

گفتگو دوطرفہ ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے' سنا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ سوال جواب' اعتراض و وضاحت' مسئلہ وحل' مشورہ ورائے کا سلسلہ افراد کے مابین' قائدین و کارکنان کے مابین بغیر کسی رکاوٹ کے باقاعدہ اور غیر رسمی طریقے پر استوار ہونا چاہیے۔

گفتگو میں ایک اہم پہلو نتائج و اثرات معلوم کرنے کا (feedback) بھی سامنے رہنا چاہیے' یعنی کسی کام' مہم' منصوبہ' اہداف کی مدت پوری ہونے پر بتایا جائے کہ کارکردگی کا معیار کیا رہا۔ توقعات کس حد تک پوری ہوئیں۔ خوبی کیا تھی' خامی کہاں رہی___ اس سلسلے میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

۱- اخلاص کے تحت اصلاح کے مقصد کو سامنے رکھا جائے۔
۲- تحسین و تنقید میں توازن قائم رکھا جائے۔
۳- توقعات' استطاعت' حقائق' اہداف کے مختلف پیمانے سامنے رکھے جائیں۔
۴- رکاوٹوں اور مشکلات پر عبور پانے کے لیے مشورہ دیا جائے۔
۵- مثبت رویے کے ساتھ امیدافزا پیغام پہنچایا جائے۔
۶- نقصان' کمزوری' عیب' غفلت اور خرابی کو جیسا اور جتنا کی بنیاد پر بتایا جائے' چھپایا نہ جائے۔
۷- نتائج واثرات کا بروقت علم ہی کارگر ہوسکتا ہے۔
۸- زبانی یا تحریری' انفرادی یا اجتماعی انداز کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا جائے۔
۹- اگر بہتری اور اصلاح پر آمادگی نظر نہ آتی ہو تو مناسب فیصلہ کیا جائے۔
۱۰- نتائج واثرات مسلسل معلوم کرنے (feedback) کا نظام ہر سطح پر' ہر موقع پر' ہر فرد کے لیے وضع کیا جائے۔

سنابل العلم

© rasailojaraid.com